شذرات

عرب اسرائیل کی جنگ بندی کے سلسلہ میں بڑی طاقتوں کے بیانات کو دیکھ کر کچھ امید پیدا ہو گئی تھی کہ مشرقِ وسطیٰ میں امن قائم ہو جائے گا، فلسطینی عربوں کا مسئلہ حل ہو جائے گا، غاصب اسرائیل عرب مقبوضہ علاقوں سے اپنا قبضہ ہٹا دے گا، لیکن امریکا جیسی عظیم قوت کی طرف سے اسرائیل کو جو فوری اسلحہ اور جنگی ساز و سامان کی مدد پہنچی جس سے اس نے اپنے جنگی نقصان کی تلافی کر دی، اس نے اسرائیل کو ایسا طاقتور بنا دیا کہ اب وہ جنگ بندی کے سلسلے میں اپنے وعدوں سے منحرف ہونے کے لیے بہانے بنا رہا ہے۔ اصل میں جنگ بندی کو قبول کرنا بھی اسرائیل کی ایک چال تھی تاکہ اس کو فرصت ملے کہ وہ جنگی نقصان کی تلافی کر لے اور اس کے بعد دوبارہ جنگ شروع کر دے۔ اس کے ساتھ اسرائیل اور اس کی معاون قوتوں کو بھی یہ خیال تھا کہ اس جنگ میں جملہ عرب حکومتیں متحد ہو گئی ہیں، جنگ بندی کے بہانے کوئی ایسی سیاسی چال چلی جائے کہ عربوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا جائے اور ان کے درمیان اختلاف پیدا کیا جائے، اس چال میں کسی حد تک کامیاب بھی ہو گئے ہیں۔ الجزائر کی عرب کانفرنس میں عراق، اردن اور لیبیا کی حکومتیں شریک نہیں ہوئیں۔ لیبیا کے کرنل قذافی نے تو مصر سے اپنے سفارتی تعلقات اور روابط بھی ختم کر دیئے جو نہایت افسوسناک بات ہے۔

الجزائر کی عرب سربراہ کانفرنس کا اصل مقصد اس ماہ جنیوا میں شروع ہونے والی

امن کانفرنس کے سلسلہ میں مشترک سیاسی حکمت عملی طے کرنا اور اسرائیل کے مقابلے میں متحدہ پالیسی اختیار کرنا تھا، چنانچہ ان دونوں مقاصد کو سامنے رکھ کر فیصلے کیے گئے عرب رہنماؤں نے یہ واضح اعلان کیا کہ مشرق وسطیٰ میں صرف اسی صورت میں دائمی امن قائم ہوسکتا ہے کہ اسرائیل تمام عرب علاقے (جن میں بیت المقدس بھی شامل ہے) خالی کر دے اور فلسطینی عوام کے حقوق کی بحالی کا اعلان کرے۔ جب تک اسرائیل ایسا نہیں کرے گا مشرق وسطیٰ میں دھماکہ خیز صورت حال قائم رہے گی اور حالات مزید خراب تر ہوتے جائیں گے۔ انھوں نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اگر بڑی طاقتیں اور امن پسند ممالک مشرق وسطیٰ میں امن و امان کے خواہاں ہیں تو انھیں اسرائیل کو مقبوضہ عرب علاقے خالی کرنے اور فلسطینی عوام کے حق خود ارادیت کو تسلیم کرنے کے لیے مجبور کرنا چاہیے۔ عربوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ اب وہ اپنا مستقبل خالی اور کھوکھلے وعدوں پر نہیں چھوڑ سکتے، اس لیے وہ موجودہ صلح کی کوشش ناکام ہونے کی صورت میں اپنی جدوجہد کو دوبارہ شروع کریں گے، چاہے یہ جدوجہد اور جنگ آزادی کتنی ہی طویل اور خونخوار کیوں نہ ہو۔

اس اعلان سے ایک بات تو کھل کر سامنے آگئی ہے کہ عرب مقبوضہ علاقوں کو خالی کرانے اور فلسطینی عوام کو حق خود ارادیت دلانے کے سوال پر یقیناً متحد ہوگئے ہیں اور وہ کسی بھی سودے بازی کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اس کانفرنس کی یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس نے فلسطینی تنظیم آزادی کو فلسطینی عوام کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کیا ہے اور دو بڑی قوتوں روس اور امریکا نے بھی اس کی نمائندہ حیثیت مان لی ہے۔ کانفرنس میں فلسطینی تنظیم آزادی کی شرکت پر نہ صرف اسرائیل کو اعتراض ہے بلکہ اُردن کو بھی اعتراض ہے جو نہایت افسوسناک ہے۔ اس سے تو فلسطینی عوام کو یہ شک پیدا ہوگا کہ اردن فلسطینی عوام کی آزاد ریاست کا مخالف ہے اور وہ ان پر تسلط قائم رکھنا چاہتا ہے۔